(بحذف اسناد) صالح بن عقبہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، امامؑ نے فرمایا:
حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد جب حضرت عمر برسرِ اقتدار آئے تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا: میں یہودی ہوں اور مذہبِ یہود کا عالم ہوں میں آپ سے چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ نے میرے سوالات کے جواب دے دئے تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔

حضرت عمر نے کہا: اپنے مسائل بیان کرو۔

یہودی نے کہا: آپ پسند کریں تو میں آپ سے دریافت کروں اور اگر آپ کی قوم میں کوئی آپ سے بڑا عالم ہو تو مجھے اس کی رہنمائی کر دیں میں اس سے مسائل دریافت کروں گا۔

حضرت عمر نے کہا: تم اس جوان سے ملو اور ہاتھ سے امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے بعد یہودی امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور مسائل دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

یہودی نے کہا: میں تین اور تین اور ایک مسئلہ پوچھوں گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم نے سیدھے سے یہ کیوں نہ کہا کہ میں سات مسائل پوچھوں گا؟

یہودی نے کہا: پہلے تین مسائل پوچھوں گا، اگر آپؑ نے مجھے ان کا جواب نہ دیا تو باقی مسائل پوچھ کر میں اپنے آپ کو جاہل کہلانا پسند نہیں کروں گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اب تم سوال کرو اور اگر میں نے تجھے جواب دے دیئے تو تم اسلام قبول کر لو گے؟

یہودی نے کہا: جی ہاں۔

(امیر المومنین اور یہودی کے درمیان جو گفتگو ہوئی، ہم اسے مکالمہ کے انداز میں لکھیں گے: مترجم)

یہودی: آپؑ یہ بتائیں کہ روئے زمین پر پہلا پتھر کون سا رکھا گیا؟ اور پہلا چشمہ کون سا جاری ہوا؟ اور پہلا درخت کون سا پیدا ہوا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم یہ کہتے ہو کہ پہلا پتھر وہی ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے، حقیقت یہ ہے کہ پہلا پتھر وہی ہے جسے حضرت آدمؑ اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔

یہودی: آپؑ نے درست کہا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: زمین کے پہلے چشمہ کے متعلق تمہارا اعتقاد ہے کہ بیت المقدس کا چشمہ روئے زمین کا پہلا چشمہ ہے حالانکہ تم اس میں جھوٹے ہو، روئے زمین کا پہلا چشمہ وہی ہے جو چشمہ حیات ہے جس میں یوشع بن نونؑ نے مچھلی کو دھویا تھا (تو وہ زندہ ہو گئی تھی) اور اسی چشمہ کا پانی خضرؑ نے پیا تھا اور اس چشمہ کی خاصیت یہ ہے جو اس کا پانی پی لے اسے زندگی مل جاتی ہے۔

یہودی: آپؑ نے درست کہا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: روئے زمین پر پہلے اگنے والے درخت کے متعلق تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ زیتون کا درخت زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا تھا، تمہارا یہ عقیدہ باطل ہے اور تمہارا یہ قول جھوٹا ہے زمین پر سب سے پہلے اگنے والا درخت عجوہ ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔

یہودی: آپؑ نے درست کہا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

یہودی: یہ بتائیں کہ اس دنیا میں ہدایت دینے والے امام کتنے ہوں گے جنہیں چھوڑنے والے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے؟

امیر المومنین نے فرمایا: ان کی تعداد بارہ ہے۔

یہودی: جنت میں آپؑ کے نبیؐ کا قیام کہاں ہو گا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہمارے نبیؐ جنت عدن کے بلند و بالا مقام میں رہائش پزیر ہوں گے۔

یہودی: آپؑ نے درست فرمایا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

یہودی: آپؑ کے نبیؐ کی منزل میں اور کون قیام کرے گا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: بارہ امام ان کے ساتھ قیام کریں گے۔

یہودی: آپؑ نے درست فرمایا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

یہودی: اب میں آپؑ سے اپنا ساتواں اور آخری سوال پوچھوں گا، آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ کے نبیؐ کا وصی ان کی وفات کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تیس سال۔

یہودی: پھر کیا ہو گا؟ کیا وہ طبعی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: وہ قتل کیا جائے گا اور اس کے سَر پر ضرب لگائی جائے گی جس سے اس کی داڑھی خضاب ہو گی۔

یہودی: آپؑ نے درست فرمایا، خدا کی قسم موسیٰؑ نے یہی تحریر کرایا اور ہارونؑ نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

(عیون اخبار الرضاؑ، جلد 1 صفحہ 105)